اقبال انسٹی ٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی کے زیرِ اہتمام ''اسلامی فکر میں مسئلہ عللِ الٰہی'' کے موضوع پر پروفیسر مفتی مدثر کا دوسرا توسیعی خطبہ۔

مؤرخہ 13 نومبر 2026ء، بروز جمعہ، اقبال انسٹی ٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی کے زیرِ اہتمام توسیعی خطبات کے سلسلے کی پانچویں نشست منعقد ہوئی، جس کا موضوع ''اسلامی فکر میں مسئلہ عللِ الٰہی'' تھا۔ اس نشست میں پروفیسر مفتی مدثر نے اپنا دوسرا توسیعی خطبہ پیش کیا۔ نشست کی نظامت اقبال انسٹی ٹیوٹ سے وابستہ استاد ڈاکٹر اسرار احمد خان نے انجام دی، جنہوں نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ کارروائی کو آگے بڑھایا۔

اپنے خطبے میں پروفیسر مفتی مدثر نے مسئلہ عللِ الٰہی کو مذہبی اور فلسفیانہ دونوں تناظرات میں پیش کرتے ہوئے اس کے مختلف فکری، استدلالی اور کلامی پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے اس موضوع کو محض مذہبی عقیدے کی حدود تک محدود رکھنے کے بجائے اس کی فلسفیانہ جہات کو بھی نمایاں کیا۔ اس ضمن میں انہوں نے اسلامی علمِ کلام کے دو اہم مکاتبِ فکر، اشاعرہ اور معتزلہ، کے نظریات و تصورات کو بھی زیرِ بحث لایا اور مسئلہ عللِ الٰہی کے حوالے سے ان کے فکری موقف اور استدلالی زاویوں کو واضح کیا۔ ان دونوں مکاتبِ فکر کے تصورات کی روشنی میں انہوں نے موضوع کی مختلف جہات کو اجاگر کیا، جس سے مسئلے کو سمجھنے کے نئے زاویے سامنے آئے اور اس کے حوالے سے مزید فکری و علمی امکانات پیدا ہوئے۔ ان کے اس اندازِ پیش کش نے موضوع کے دائرۂ بحث کو وسعت عطا کی اور شرکاء کو اس کے مذہبی، فلسفیانہ اور کلامی پہلوؤں پر از سرِ نو غور کرنے کا موقع فراہم کیا۔

اس علمی نشست میں مختلف شعبہ جات سے وابستہ اساتذہ، محققین اور طلبہ نے شرکت کی۔ خطبے کے بعد علمی و فکری سوال و جواب کی نشست بھی منعقد ہوئی، جس میں شرکاء نے موضوع کے مختلف پہلوؤں سے متعلق متعدد سوالات اٹھائے۔ پروفیسر مفتی مدثر نے ان سوالات کے جوابات نہایت سنجیدگی، علمی بصیرت اور مدلل انداز میں دیے۔ اس تبادلۂ خیال نے نشست کو محض یک طرفہ خطبے کے بجائے بامعنی علمی مکالمے کی صورت عطا کی، جہاں مختلف علمی زاویوں سے مسئلہ عللِ الٰہی پر غور و خوض کے مواقع پیدا ہوئے۔

یہ نشست اسلامی فکر، فلسفے اور علمِ کلام کے باہمی رشتوں کو سمجھنے اور مسئلہ عللِ الٰہی سے متعلق مختلف مکاتبِ فکر کے تصورات کا جائزہ لینے کے حوالے سے اہم علمی کاوش ثابت ہوئی۔ اس طرح اقبال انسٹی ٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی کی یہ نشست علمی و تحقیقی مکالمے کے فروغ اور مذہبی و فلسفیانہ مباحث کے مابین بامعنی روابط استوار کرنے کی قابلِ قدر کوشش تھی۔